قومِ یہود اور اس کے جرائم

(قرآنی روشنی میں)

نعیم صدیقی

بغیر کسی تعصب یا اندھے جذبۂ معاندت کے، حقائق و واقعات مجھے یہ کہنے پر مجبور کرتے ہیں کہ آج کی انسانی دنیا کا ماحول بگاڑنے اور تہذیب کو فساد کا شکار بنانے میں سب سے بڑھ کر حصہ اس چھوٹی سی قوم کا ہے جو اسرائیل کی نام لیوا ہے۔ آج کی تہذیبِ مادیت پر اس کی غیر محسوس گرفت ہے۔ مادہ پرستی، مذہب دشمنی، اخلاق سوزی، حیا باختگی، اور دوسرے مختلف فتنوں کی ایجاد اور ان کے فروغ کا سہرا اسی قوم کے سر بندھتا ہے۔

جن لوگوں نے "پروٹوکول" نامی دستاویز پڑھی ہے، جنہوں نے "وٹ پرائس اسرائیل" (What Price Israil) اور "دا اور سائیڈ آف دا کائن" (The other side of the coin) کا مطالعہ کیا ہے، یا جنہوں نے حالیہ اسرائیلی جارحیت میں ان کے تہذیب سوز مظالم کو جانا ہے، وہ اندازہ کرسکتے ہیں کہ یہ گروہ ابلیسیت کی منظم ترین ایجنسی بن کر رہ گیا ہے۔ اس قوم نے اپنے انسانیت سوز جرائم کی بے حد سنگین سزائیں بھگتی ہیں۔ تالمود، تورات، انجیل اور قرآن میں بنی اسرائیل کے فسانۂ عبرت کے تمام ابواب محفوظ ہیں۔ اور زمانہ حال میں ان پر نازی جرمنی میں جو کچھ بیتی اس سے دنیا آگاہ ہے۔ مگر تاریخ میں یہ قوم اس لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے کہ اس نے قدرت کے تازیانے کھا کھا کر بھی کبھی اپنے آپ کو سنوارنے سنبھالنے کی کوشش نہیں کی۔ معلوم ہوتا ہے کہ مشیتِ الٰہی نے ایک طرف اس مغضوب قوم کو تباہ شدہ مہذب اقوام کے بخلاف، بطورِ خاص زندہ رکھ چھوڑا ہے تاکہ انسانیت کے بیدار دل لوگ اس کی روئیداد اور کارستانیوں سے سبق سیکھیں، اور دوسرے اس کو کارکنانِ قضا و قدر نے اپنے ہاتھوں میں عذاب کا کوڑا بنا لیا ہے۔ یہ بار بار مار کھاتی ہوئی قوم انسانیت کے لیے بار بار باعثِ عقوبت و

اذیت بنتی ہے۔ اس کے ہاتھوں اولادِ آدم کو کبھی صلاح و فلاح نصیب نہیں ہو سکی۔

مسئلہ فلسطین کا تجزیہ بغیر اس کے ہو ہی نہیں سکتا کہ ہم قوم یہود کے کردار کو سمجھیں، جو مشرقِ وسطی کے اسٹیج پر ہونے والے حزنیہ ڈرامے کی ہیروئن ہے۔ آیئے سب سے پہلے ہم اس چارج شیٹ کا مطالعہ کریں جو قرآن نے اس قومِ مغضوب پر لگایا ہے۔ چند آیات ملاحظہ ہوں:

---- تھوڑی قیمت (ادنیٰ دنیوی فائدوں) کے بدلے میری آیات کو نہ بیچ ڈالو۔ ۱

---- باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ نہ بناؤ اور نہ جانتے بوجھتے حق کو چھپانے کی کوشش کرو۔ ۲

---- تم دوسروں کو تو نیکی کا رستہ اختیار کرنے کے لیے کہتے ہو، مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔ ۳

---- یاد کرو، جب ہم نے موسیٰؑ کو چالیس شبانہ روز کی قرارداد پر بلایا، تو اس کے پیچھے تم بچھڑے کو معبود بنا بیٹھے۔ ۴

---- یاد کرو، جب تم نے موسیٰؑ سے کہا تھا کہ ہم تمہارے کہنے کا ہرگز یقین نہ کریں گے، جب تک کہ اپنی آنکھوں سے علانیہ خدا کو (تم سے کلام کرتے) نہ دیکھ لیں۔ ۵

---- پھر یاد کرو جب ہم نے کہا تھا کہ یہ بستی جو تمہارے سامنے ہے اس میں داخل ہو جاؤ۔ اس کی پیداوار جس طرح چاہو مزے سے کھاؤ، مگر بستی کے دروازے سے سجدہ ریز ہوتے ہوئے داخل ہونا، اور کہتے جانا **حطتہ حطتہ**۔۔۔ مگر جو بات کہی گئی تھی ظالموں نے اسے بدل کر کچھ اور کردیا۔ ۶

---- یاد کرو، جب تم نے کہا تھا کہ اے موسیٰؑ! ہم ایک ہی طرح کے کھانے پر صبر نہیں کرسکتے، اپنے رب سے دعا کرو کہ ہمارے لیے زمین کی پیداوار، ساگ، ترکاری، گیہوں، لہسن، پیاز، دال وغیرہ پیدا کرے۔ ۷

---- آخر کار نوبت یہاں تک پہنچی کہ ذلت و خواری اور پستی و بدحالی ان پر مسلط ہوگئی اور وہ اللہ کے غضب میں گھر گئے۔ یہ نتیجہ تھا اس کا کہ وہ اللہ کی آیات سے کفر کرنے لگے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرنے لگے۔ یہ نتیجہ تھا ان کی نافرمانیوں کا، اور اس بات کا کہ وہ حدودِ شرع سے نکل نکل جاتے تھے۔ ۸

پیغمبروں کے قتل اور دق کرنے میں یہودیوں کا کچا چٹھا بھی یہاں درج ہو جانا چاہیے۔ تاریخ

دنیا کی دردناک مثال ہمارے سامنے لیے کھڑی ہے:

(۱) حضرت سلیمانؑ کے بعد جب بنی اسرائیل کی سلطنت یہودیہ اور سامریہ کی دو ریاستوں میں بٹ گئی اور ان میں جنگ و جدال ہونے لگا تو یہودیہ والوں نے اپنے دینی بھائیوں کے خلاف دمشق کی ارامی سلطنت سے مدد مانگی۔ اس پر خدا کے حکم سے حنانی نبی نے یہودیہ کے فرماں روا آسا کو سخت تنبیہہ کی۔ آسا نے برہم ہو کر خدا کے نبی کو حوالۂ زنداں کردیا۔ ؎۹

(۲) حضرت الیاس علیہ السلام نے جب بعل کی پرستش سے یہودیوں کو منع فرمایا اور توحید اختیار کرنے کی دعوت دی تو سامریہ کا بادشاہ اخی اپنی مشرک بیوی کی خوشنودی کے لیے ہاتھ دھو کر ان کی جان کا لاگو ہوگیا۔ حضرت الیاسؑ جزیرہ نمائے سینا کے پہاڑوں میں چلے گئے۔ اس موقع پر پیغمبرِ خدا نے یہ دعا مانگی کہ "بنی اسرائیل نے تیرے عہد کو ترک کیا ---- تیرے نبیوں کو تلوار سے قتل کیا' اور ایک میں ہی اکیلا بچا ہوں۔ سو وہ میری جان لینے کے درپے ہیں۔" ؎۱۰

(۳) دوسرے نبی حضرت میکایاہ کو اسی بادشاہ اخی نے حق گوئی سے محروم کرکے جیل بھیج دیا' اور حکم دیا کہ اس شخص کو مصیبت کی روٹی کھلانا اور مصیبت کا پانی پلانا۔ ؎۱۱

(۴) پھر جب یہودیہ کی ریاست میں علانیہ بت پرستی اور بدکاری ہونے لگی اور زکریاؑ نبی نے اس کے خلاف آواز بلند کی' تو شاہ یہوداہ یوآس کے حکم سے انہیں عین ہیکل سلیمانی میں مقدس اور قربان گاہ کے درمیان سنگسار کردیا گیا۔ ؎۱۲

(۵) اس کے بعد جب سامریہ کی اسرائیلی ریاست آشوریوں کے ہاتھوں ختم ہوچکی اور یروشلم کی یہودی ریاست کے سر پر تباہی کا طوفان تلا کھڑا تھا تو یرمیاہ نبی اپنی قوم کے زوال پر ماتم کرنے اٹھے اور کوچے کوچے میں انہوں نے پکارنا شروع کیا کہ سنبھل جاؤ' ورنہ تمہارا انجام سامریہ سے بھی بدتر ہوگا۔ مگر قوم کی طرف سے جو جواب ملا وہ یہ تھا کہ ہر طرف سے ان پر لعنت اور پھٹکار کی بارش ہوئی' پیٹے گئے' قید کیے گئے' رسی سے باندھ کر کیچڑ بھرے حوض میں لٹکا دیے گئے' تاکہ بھوک اور پیاس سے وہیں سوکھ سوکھ کر مرجائیں۔ اور ان پر الزام لگایا گیا کہ وہ قوم کے غدار ہیں' بیرونی دشمنوں سے ملے ہوئے ہیں۔ ؎۱۳

(۶) ایک اور نبی حضرت عاموسؑ کے متعلق لکھا ہے کہ جب انہوں نے سامریہ کی اسرائیلی ریاست کو اس کی گمراہیوں اور بدکاریوں پر ٹوکا اور ان حرکات کے برے انجام سے خبردار کیا تو انہیں نوٹس دیا گیا کہ ملک سے نکل جاؤ' اور باہر جا کر نبوت کرو۔ ؎۱۴

(۷) حضرت یحییٰ (یوحنا) علیہ السلام نے جب ان بداخلاقیوں کے خلاف آواز اٹھائی جو یہودیہ

کے فرماں روا ہیرودیس کے دربار میں کھلم کھلا ہو رہی تھیں' تو پہلے وہ قید کیے گئے' پھر بادشاہ نے اپنی معشوقہ کی فرمائش پر قوم کے اس صالح ترین آدمی کا سر قلم کر کے ایک تھال میں رکھ کر اس کی نذر کیا۔ ۱۵

(۸) آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بنی اسرائیل کے عالموں' پیروں اور سرداران قوم کا غصہ بھڑکا' کیونکہ وہ ان کے گناہوں اور ان کی ریاکاریوں پر ٹوکتے تھے' اور ایمان و راستی کی تلقین کرتے تھے۔ قطع نظر ان مناظرانہ اور فقیہانہ اعتراضات کے جو حضرت عیسیٰؑ اور ان کے پیروؤں کے خلاف اٹھائے جاتے رہے' آخر کار ان کے خلاف جھوٹا مقدمہ کھڑا کیا گیا۔ رومی عدالت سے ان کے قتل کا فیصلہ حاصل کیا گیا' اور جب رومی حاکم پیلاطیس نے یہود سے کہا کہ آج عید کے روز میں تمہاری خاطر یسوع اور برابا ڈاکو میں سے کس کو [illegible] ؟ تو ان کے پورے مجمع نے بالاتفاق پکار کر کہا کہ برابا کو چھوڑ دے اور یسوع کو پھانسی پر لٹکا۔ ۱۶

اس تفصیل کے بعد ہم پھر اصل چارج شیٹ پر آتے ہیں :

---- یاد کرو وہ وقت' جب ہم نے طور کو تم پر اٹھا کر تم سے پختہ عہد لیا تھا اور کہا تھا کہ جو کتاب ہم تمہیں دے رہے ہیں' اسے مضبوطی سے تھامنا اور جو احکام و ہدایات اس میں درج ہیں انھیں یاد رکھنا ---- مگر اسکے بعد تم اپنے عہد سے پھر گئے۔ ۱۷

---- پھر تمہیں اپنی قوم کے ان لوگوں کا قصہ تو معلوم ہے ہی جنھوں نے سبت کا قانون توڑا تھا۔ ہم نے انھیں کہہ دیا کہ بندر بن جاؤ' اور اس حال میں رہو کہ ہر طرف سے تم پر دھتکار پھٹکار پڑے۔ ۱۸

---- پھر وہ واقعہ یاد کرو' جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔ کہنے لگے : کیا تم ہم سے مذاق کرتے ہو۔ (پھر وہ تعمیل حکم سے گریز کے لیے طرح طرح کے جو سوالات اٹھاتے رہے ان کو یہاں دوہرانے کی ضرورت نہیں)... پھر انہوں نے اسے ذبح کیا تو سہی' مگر وہ ایسا کرتے معلوم نہ ہوتے تھے۔ ۱۹

---- پھر (ان مختلف واقعات اور ان سے متعلق نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی) تمہارے دل سخت ہو گئے ---- پتھروں کی طرح سخت ! ---- بلکہ سختی میں کچھ ان سے بھی بڑھے ہوئے۔ کیونکہ پتھروں میں تو کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جس میں سے چشمے پھوٹ بہتے ہیں۔ کوئی پھٹتا ہے تو اس میں سے پانی نکل آتا ہے' اور کوئی خدا کے خوف سے لرز کر

گر بھی پڑتا ہے۔ اللہ تمہارے کرتوتوں سے بے خبر نہیں ہے۔ ۷۴

---- اے مسلمانو! اب کیا ان لوگوں سے تم یہ توقع رکھتے ہو کہ یہ تمہاری دعوت پر ایمان لے آئیں گے' حالانکہ ان میں سے ایک گروہ کا شیوہ یہ ہے کہ اللہ کا کلام سنا اور پھر خوب سمجھ بوجھ کر دانستہ اس میں تحریف کی۔ محمد رسول اللہؐ کے ماننے والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی انہیں مانتے ہیں اور جب آپس میں ایک دوسرے سے تخلیے میں بات چیت ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ بے وقوف ہوگئے ہو؟ ان لوگوں کو وہ باتیں بتاتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولی ہیں تاکہ تمہارے رب کے پاس (یہ مسلمان) تمہارے مقابلے میں انہیں پیش کریں۔ (اشارہ ہے ان یہودی نوشتوں کی طرف جن سے حضورؐ کی صداقت اور یہودیوں کی کمزوریاں واضح ہوتی ہیں۔) ۷۶

---- ان میں سے ایک دوسرا گروہ امیوں (کتابِ الٰہی سے لاعلم لوگوں) کا ہے جو کتاب کا تو علم رکھتے نہیں' بس اپنی بے بنیاد امیدوں اور آرزوؤں کو لیے بیٹھے ہیں' اور محض وہم و گمان پر چلے جا رہے ہیں۔ ۷۸

---- اور ہلاکت و تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنے ہاتھوں سے شرع کا نوشتہ لکھتے ہیں' پھر لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس سے آیا ہوا ہے' تاکہ اس کے معاوضے میں تھوڑا سا فائدہ حاصل کرلیں۔ ان کے ہاتھوں کا یہ لکھا بھی ان کے لیے تباہی کا سامان ہے' اور ان کی یہ کمائی بھی موجبِ ہلاکت۔ ۷۹

---- وہ کہتے ہیں کہ دوزخ کی آگ ہمیں ہرگز چھونے والی نہیں' الّایہ کہ چند روز کی سزا مل جائے۔ ---- بات یہ ہے کہ تم اللہ کے ذمے ڈال کر ایسی باتیں کہہ دیتے ہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے کہ اس نے ان کا ذمہ لیا ہے۔ آخر تمہیں دوزخ کی آگ کیوں نہ چھوئے گی؟ جو بھی بدی کمائے گا اور اپنی خطاکاری کے چکر میں پڑا رہے گا' وہ دوزخی ہے اور دوزخ ہی میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ ۸۱

---- یاد کرو اسرائیل کی اولاد! ہم نے پختہ عہد لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا' ماں باپ کے ساتھ' رشتے داروں کے ساتھ' یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا' لوگوں سے بھلی بات کہنا' نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا' مگر تھوڑے آدمیوں کے سوا تم سب اس عہد سے پھر گئے اور اب تک پھرے ہوئے ہو۔ ۸۳

---- پھر ذرا یاد کرو' ہم نے تم سے مضبوط عہد لیا تھا کہ آپس میں ایک دوسرے کا

خون نہ بہانا' اور نہ ایک دوسرے کو بے گھر کرنا۔ تم نے اس کا اقرار کیا تھا' تم خود اس پر گواہ ہو۔ مگر آج وہی تم ہو کہ اپنے بھائی بندوں کو قتل کرتے ہو' اپنی برادری کے کچھ لوگوں کو بے خانماں کردیتے ہو' ظلم و زیادتی کے ساتھ ان کے خلاف جتھہ بندیاں کرتے ہو' اور جب وہ لڑائی میں پکڑے ہوئے تمہارے پاس آتے ہیں تو ان کی رہائی کے لیے فدیہ کا لین دین کرتے ہو۔ حالانکہ انہیں ان کے گھروں سے نکالنا ہی سرے سے تم پر حرام تھا۔ تو کیا تم کتاب کے ایک حصے پر ایمان لاتے ہو اور دوسرے حصے کے ساتھ کفر کرتے ہو۔ ۔۸۶

---- یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت بیچ کر دنیا خرید لی ہے۔ ۔۸۷

---- پھر یہ تمہارا کیا ڈھنگ ہے کہ جب بھی کوئی رسول تمہاری خواہشاتِ نفس کے خلاف کوئی چیز لے کر تمہارے پاس آیا' تو تم نے اس کے مقابلے میں سرکشی ہی کی ---- کسی کو جھٹلایا' اور کسی کو قتل کر ڈالا۔ ۔۸۷

---- اور اب جو کتاب (قرآن) اللہ کی طرف سے ان کے پاس آئی ہے' اس کے ساتھ ان کا کیا برتاؤ ہے ؟ باوجودیکہ یہ اس کتاب کی تصدیق کرتی ہے جو ان کے پاس پہلے سے موجود تھی' باوجودیکہ اس کی آمد سے پہلے وہ خود کفار کے مقابلے میں فتح و نصرت کی دعائیں مانگا کرتے تھے' مگر جب وہ چیز آگئی تو انہوں نے اسے ماننے سے انکار کردیا۔ ۔۸۹

---- جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس پر ایمان لاؤ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اس چیز پر ایمان لاتے ہیں جو ہمارے ہاں (یعنی نسلِ اسرائیل میں) اتری ہے۔ اس دائرے کے باہر جو کچھ آیا ہے' اسے ماننے سے وہ انکار کرتے ہیں' حالانکہ وہ حق ہے اور اس تعلیم کی تصدیق و تائید کر رہا ہے جو ان کے ہاں پہلے سے موجود تھی۔ اچھا ان سے کہو : اگر تم اس تعلیم ہی پر ایمان رکھنے والے ہو جو تمہارے ہاں آئی تھی' تو اس سے پہلے اللہ کے ان پیغمبروں کو (جو خود بنی اسرائیل میں پیدا ہوئے) کیوں قتل کرتے رہے ؟ ۔۹۱

---- تمہارے پاس موسیٰؑ کیسی کیسی روشن نشانیوں کے ساتھ آئے۔ پھر بھی تم ایسے ظالم تھے کہ ان کے پیٹھ موڑتے ہی بچھڑے کو معبود بنا بیٹھے۔ ۔۹۲

---- پھر ذرا اس میثاق کو یاد کرو' جو طور کو تمہارے اوپر اٹھا کر ہم نے تم سے لیا

تھا۔ ہم نے تاکید کی تھی کہ جو ہدایات ہم دے رہے ہیں' ان کی سختی کے ساتھ پابندی کرو' اور کان لگا کر سنو۔ تمہارے اسلاف نے کہا: ہم نے سن لیا' مگر مانیں گے نہیں۔ اور ان کی باطل پرستی کا یہ حال تھا کہ دلوں میں ان کے بچھڑا ہی بسا ہوا تھا۔ کہو' اگر تم مومن ہو' تو یہ عجیب ایمان ہے جو ایسی بری حرکات کا حکم تمہیں دیتا ہے۔ ۹۳ے

---- ان سے کہو' اگر واقعی اللہ کے نزدیک آخرت کا گھر تمام انسانوں کو چھوڑ کر صرف تمہارے ہی لیے مخصوص ہے' تب تو تمہیں چاہیے کہ موت کی تمنا کرو' (یعنی راہِ حق میں شوق سے جانیں دینے نکلو) اگر تم اپنے اس خیال میں سچے ہو ----- یقین جانو' یہ کبھی اس کی تمنا نہیں کریں گے' اس لیے کہ اپنے ہاتھوں جو کچھ کما کر انہوں نے وہاں بھیجا ہے اس کا اقتضا یہی ہے (کہ یہ وہاں جانے کی تمنا نہ کریں) ۹۴ے

---- تم انہیں سب سے بڑھ کر جینے کا حریص پاؤ گے' حتیٰ کہ یہ اس معاملے میں مشرکوں سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک ایک شخص یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح ہزار برس جیئے' حالانکہ لمبی عمر بہرحال اسے عذاب سے تو دور نہیں لے جاسکتی۔ ۹۶ے

---- ان سے کہو کہ جو کوئی جبرئیل سے عداوت رکھتا ہے۔ (واضح رہے کہ یہودی جبرئیل سے سخت ناراض تھے اور نعوذ باللہ خدا کے مقدس فرشتے کو گالیاں دیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ہمارا دشمن ہے' کیونکہ یہ غیر اسرائیلی نبی پر قرآن لایا ہے) اسے معلوم ہونا چاہیے کہ جبریل نے اللہ ہی کے اذن سے یہ قرآن تمہارے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے) قلب پر نازل کیا ہے' جو پہلے کی آئی ہوئی کتابوں کی تصدیق و تائید کرتا ہے۔ اور ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور کامیابی کی بشارت بن کے آیا ہے۔ (اگر جبرئیل سے ان کی عداوت کا سبب یہی ہے تو کہہ دو کہ) جو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرئیل اور میکائیل کے دشمن ہیں' اللہ ان کافروں کا دشمن ہے۔ ۹۷ے۹۸

---- کیا ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا رہا ہے کہ جب انہوں نے کوئی عہد کیا' تو ان میں سے ایک نہ ایک گروہ نے اسے ضرور ہی بالائے طاق رکھ دیا؟ ---- کتاب اللہ کو اس طرح پس پشت ڈال دیا' گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں۔ ۱۰۰ے۱۰۱

---- اور لگے ان چیزوں کی پیروی کرنے' جو شیاطین سلیمانؑ کی سلطنت کا نام لے کر

پیش کیا کرتے تھے۔ حالانکہ سلیمانؑ نے کبھی کفر نہیں کیا۔ کفر کے مرتکب تو وہ شیاطین تھے جو لوگوں کو جادوگری کی تعلیم دیتے تھے ---- یہ لوگ ان سے وہ چیز سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں ---- کتنی بری متاع تھی جس کے بدلے انھوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا۔ ؎۳۷

---- اہلِ کتاب میں سے اکثر لوگ یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تمہیں ایمان سے پھیر کر پھر کفر کی طرف پلٹا لے جائیں۔ اگرچہ حق ان پر ظاہر ہوچکا ہے' مگر اپنے نفس کے حسد کی بنا پر تمہارے لیے ان کی یہ خواہش ہے۔ ؎۳۸

---- ان کا کہنا ہے کہ کوئی شخص جنت میں نہ جائے گا جب تک کہ وہ یہودی نہ ہو یا (عیسائیوں کے خیال کے مطابق) عیسائی نہ ہو۔ یہ ان کی تمنائیں ہیں۔ ان سے کہو: اپنی دلیل پیش کرو' اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔ ؎۳۹

---- یہودی کہتے ہیں : عیسائیوں کے پاس کچھ نہیں۔ عیسائی کہتے ہیں : یہودیوں کے پاس کچھ نہیں ---- حالانکہ دونوں ہی کتاب پڑھتے ہیں ---- اور اسی قسم کے دعوے ان لوگوں کے بھی ہیں جن کے پاس کتاب کا علم نہیں ہے (یعنی مشرکینِ عرب) ؎۴۰

---- یہودی اور عیسائی تم سے ہرگز راضی نہ ہونگے جب تک تم ان کے طریقے پر نہ چلنے لگو۔ ؎۴۱

---- یہودی کہتے ہیں : یہودی بنو تو راہِ راست پاؤ گے ! عیسائی کہتے ہیں : عیسائی بنو تو راہِ راست پاؤ گے ! ان سے کہو : نہیں' بلکہ سب کو چھوڑ کر ابراہیمؑ کا طریقہ (بالکل سیدھا صاف ہے) اور ابراہیمؑ مشرکوں میں سے نہ تھا۔ ؎۴۲

---- جن لوگوں کو ہم نے پہلے کتاب دی ہے' وہ اس مقام کو (جسے قبلہ بنایا گیا ہے) ایسا پہچانتے ہیں' جیسا اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں۔ مگر ان میں سے ایک گروہ جانتے بوجھتے حق کو چھپا رہا ہے۔ ؎۴۳

---- حق یہ ہے کہ جو لوگ ان احکام کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے اپنی (سابق) کتاب میں نازل کیے ہیں' اور تھوڑے سے دنیوی فائدوں پر انھیں بھینٹ چڑھاتے ہیں' وہ دراصل اپنے پیٹ آگ سے بھر رہے ہیں۔ ؎۴۴

---- یہ سب کچھ اس وجہ سے ہوا کہ اللہ نے تو ٹھیک حق کے مطابق کتاب

نازل کی تھی مگر جن لوگوں نے کتاب میں اختلافات نکالے وہ اپنے جھگڑوں میں حق سے بہت دور نکل گئے۔ ۴۵

قومِ یہود کو اس چارج شیٹ کے جواب میں کھلا ہوا موقع ہے کہ وہ وضاحت کریں۔ اپنے حالیہ فلسطینی مظالم کا بھی جواب دیں' انسانی حقوق کی تباہی و بربادی کے لیے بھی وجہ جواز بتائیں ۔ انہیں احساس کرنا چاہیے کہ انہیں قدرت نے ایک کھلیان میں کہیں اس لیے جمع نہ کیا ہوا کہ یکبارگی فصل کی گہائی کرکے بھس کو اڑا دیا جائے اور دیکھا جائے کہ غلے کا کوئی دانہ سلامت ہے یا نہیں۔ میرا خیال ہے کہ اب کوئی ذرۂ خیر باقی نہیں۔ آپ کی تاریخ' تاریخِ جرائم سمیٹ کر ایک جرمِ عظیم کی صورت میں سامنے ہے ۔ آپ لوگوں نے انسانیت کو خیر و فلاح کا کوئی تحفہ نہیں دیا بلکہ مکرو سازش' ظلم و جبر' فتنہ و فساد' تباہی و غارت گری' اور کمزور آزاری کے تحائف عطا کیے ہیں۔

خیال رکھیے کہ صرف آپ کی قوت' سازش و ظلم ہی فیصلہ کن نہیں اور ڈالر اور بارود اور ایٹم بم ہی آخری طاقت نہیں بلکہ اس سے اوپر مشیت کا وہ قانون کام کرتا ہے جو بالکل خلاف علم و فکر یکایک حوادث کو ابھار دیتا ہے جو پوزیشن کو بدل کر رکھ دیتے ہیں۔ ۴۶

ایک دن آئے گا کہ فلسطینی عربوں کی مظلومیت اور مسجدِ اقصیٰ کی بے حرمتیوں کی بلائیں آپ کے لیے وہ آخری خوفناک گرداب پیدا کریں گی جس میں سے ایک یہودی بھی بچ نہ سکے گا ---- بلکہ قدرت کی انتقامی قوتوں کو ایک ایک جھاڑی اور ایک ایک پتھر بتائے گا کہ میرے پیچھے ایک یہودی چھپا ہوا ہے' اسے پکڑو اور شکنجۂ احتساب میں کسو!

پھر کیا نفرت' ظلم اور فتنہ گری کا راستہ اختیار کرنے والی قومِ مغضوب اپنے بچنے کا کوئی راستہ نکال سکتی ہے۔

حوالے

۱۔ البقرہ ۲ : ۱۴ ۲۔ ایضاً : ۴۲

۳۔ ایضاً : ۴۴ ۴۔ ایضاً : ۵۱

۵۔ ایضاً : ۵۵ ۶۔ ایضاً : ۵۹

۷۔ ایضاً : ۶۱ ۸۔ البقرہ : ۶۱

۹۔ کتابِ مقدس تواریخ۔ آیات ۷ تا ۱۰ ۱۰۔ کتابِ مقدس۔ سلاطین۔ باب ۱۹ آیات ۱ تا ۱۰

۱۱۔ کتابِ مقدس۔ سلاطین ۔ باب ۲۲۔ آیت ۲۶، ۲۷ ۱۲۔ کتابِ مقدس۔ تواریخ۔ باب ۲۴۔ آیت ۲۱

۱۳۔ یرمیاہ۔ باب ۱۵ آیت ۱۰، باب ۱۸ آیت ۲۰، ۲۳۔ باب ۲۰ آیت ۱، ۱۸ ۔ باب ۳۶ تا باب ۴۰

۱۴۔ عاموس۔ باب ۷ ۔ آیت ۱۰ تا ۱۳ ۱۵۔ مرقس۔ باب ۶ ۔ آیت ۱۷، ۲۹

۱۶۔ متی۔ باب ۲۷۔ آیت ۲۰ تا ۲۶
۱۷۔ البقرہ ۲ : ۶۳، ۶۴
۱۸۔ البقرہ ۲ : ۶۵
۱۹۔ البقرہ ۲ : ۶۷ تا ۷۱
۲۰۔ البقرہ ۲ : ۷۴
۲۱۔ البقرہ ۲ : ۷۵، ۷۶
۲۲۔ البقرہ ۲ : ۷۸
۲۳۔ البقرہ ۲ : ۷۹
۲۴۔ البقرہ ۲ : ۸۰، ۸۱
۲۵۔ البقرہ ۲ : ۸۳
۲۶۔ ایضاً : ۸۴، ۸۵
۲۷۔ ایضاً : ۸۶
۲۸۔ البقرہ ۲ : ۸۷
۲۹۔ ایضاً : ۸۹
۳۰۔ ایضاً : ۹۱
۳۱۔ ایضاً : ۹۲
۳۲۔ ایضاً : ۹۳
۳۳۔ البقرہ ۲ : ۹۵
۳۴۔ ایضاً : ۹۶، ۹۷
۳۵۔ ایضاً : ۹۸
۳۶۔ ایضاً : ۱۰۰، ۱۰۱
۳۷۔ البقرہ ۲ : ۱۰۲
۳۸۔ ایضاً ۲ : ۱۰۹
۳۹۔ ایضاً : ۱۱۱
۴۰۔ ایضاً : ۱۱۳
۴۱۔ ایضاً : ۱۲۰
۴۲۔ ایضاً : ۱۳۵
۴۳۔ ایضاً : ۱۳۶
۴۴۔ ایضاً : ۱۴۴
۴۵ ایضاً : ۱۴۶

۴۶۔ ابھی آپ نے دیکھا نہیں کہ روس کا جبری و آمرانہ نظام اپنے بھاری فلسفیانہ لٹریچر، اپنی قاہر فوج، اپنی زیرِ تسلط نو آبادیات اور سپرپاور نمبر ۲ ہونے کے باوجود کیفرِ کردار سے نہ بچ سکا۔ آپ کس باغ کی مولی ہیں۔

بقیہ امام مسلمؒ : احوال و آثار

علیہ مسلم والبخاری) استانبول میں قلمی اجزا ہیں۔

(۸) محمد شریف بن مصطفیٰ التوقادی، (احکام التصحیحین)، طبع بولاق، قاہرہ ۱۲۹۰ھ۔

۲۔ کتاب الکنیٰ والاسماء : راویوں کے ناموں اور ان کی کنیتوں کے بارے میں ہے، قلمی اجزاء استانبول میں ہیں۔

۳۔ کتاب المنفردات والوحدان : طبع سنگی، آگرہ ۱۳۲۳ھ۔

۴۔ کتاب الطبقات : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معاصرینِ کرام (۱) جنہوں نے آپؐ کو دیکھا اور ان سے احادیث کی بھی روایت کی؛ (۲) جنہوں نے صرف آپؐ کی زیارت کی۔ چند اوراق استانبول میں ہیں۔

۵۔ رجال عروۃ بن الزبیر : چند اوراق دمشق کے کتاب خانہ ظاہریہ میں ہیں۔

۶۔ کتاب التمییز : چھٹی صدی ہجری کے لکھے ہوئے چند اوراق دمشق میں ہیں۔